● ایک خاتون تیزی سے ایک دکان میں داخل ہوئی اور بولی، ڈاکٹر صاحب مجھے کونسی بیماری ہے؟ دکان مالک، آنکھوں کی۔ عورت بولی! میری آنکھوں میں کیسی بیماری ہے؟
دکاندار! ایسی بیماری ہے کہ یہ دکان ڈاکٹر کی نہیں بلکہ نائی کی دکان ہے؟

● کرائے دار (مالک مکان سے) میں اس ماہ کرایہ ادا نہیں کرسکوں گا۔
مالک مکان: آپ نے پچھلے ماہ بھی یہی کہا تھا۔
کرائے دار: جناب! انسان کی زبان ایک ہونی چاہیے اور میں اپنی زبان پر قائم ہوں۔

مرسلہ: حنا پروین، قاضی چک، رفیع گنج (بہار)

● ماں بیٹے سے: بیٹا، سیب کھالو۔
بیٹا: نہیں کھاؤں گا۔
ماں پھر بولی: بیٹا، کیلا کھالو۔
بیٹا: نہیں کھانا مجھے۔
ماں غصّے میں: تو، اپنے پاپا پر گیا ہے، ہوا کھا کر رہ۔

مرسلہ: محمد آفتاب عالم، بھاگا، دھنباد، جھارکھنڈ

● ایک کالی موٹی عورت ایک دن ہری ساڑی پہن کر اپنے شوہر کے پاس گئی اور شوہر سے بولا کہ دیکھو آج میں کیسی لگ رہی ہوں۔
شوہر: آج تم ایسی لگ رہی ہو کہ مانو ہری گھاس میں بھینس چر رہی ہے۔

مرسلہ: محمد مظہر عالم، دھنباد، جھارکھنڈ

● باپ بیٹے سے: اگر تم میری طرح محنت کروگے تو شاندار زندگی پاؤ گے۔ مجھے دیکھو جب سے میں شہر میں آیا تو میرے پاس صندوقچی کے علاوہ کچھ نہ تھا۔ اب دیکھو میرے پاس گاڑی ہے، کوٹھی ہے، کئی پلازہ ہیں؟
بیٹے نے پوچھا: اس صندوقچی میں کیا تھا؟
باپ: پانچ کروڑ روپے۔

مرسلہ: سیفی سبطین، ندی پار، آسنسول

● دو پاگل جنگل کے راستے سے جارہے تھے۔ اُدھر سے شیر آیا۔ ایک پاگل نے شیر کی آنکھ میں ریت ڈال دیا اور دوسرے سے کہنے لگا بھاگ۔ دوسرے پاگل نے جواب دیا میں نے ریت نہیں ڈالا۔ میں کیوں بھاگوں، تو ہی بھاگ۔

مرسلہ: اقرار مصدق قاضی، بندے نواز نگر، دھولیہ

● شوہر غصّہ سے: ہر وقت موبائل میں گھسی رہتی ہو۔ گھر کے کاموں پر توجہ ہی نہیں ہے۔ یہ کیسی دال بنائی ہے۔ نہ نمک ہے نہ مرچ نہ کوئی ذائقہ۔
بیوی نے دور سے ہی چپل اُتار کر کھینچ کے ماری اور بولی۔ تم خود اپنا دھیان موبائل سے ہٹاؤ اور موبائل نیچے رکھ کر دیکھو کب سے پانی میں روٹی ڈبو ڈبو کر کھا رہے ہو۔

مرسلہ: نازیہ پروین، قاضی چک، رفیع گنج، بہار

● ایک کنجوس نے رات کے وقت اپنے بچوں سے کہا۔ جو روٹی نہیں کھائے گا میں اسے پانچ روپے دوں گا۔
بچوں نے خوش ہوکر روٹی نہ کھائی اور روپیہ لے کر بھوکے سوگئے۔
صبح ہوئی تو کنجوس باپ نے کہا، جو بچہ پانچ روپے دے گا اسے ناشتہ ملے گا۔

مرسلہ: فیض مصدق قاضی، دھولیہ، مہاراشٹر